REGD. No. L. 5254 97

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

الفضل

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ شہادۃ ۱۳۳۶ھش ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"پیچش اور دانت کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل ناسازیٔ طبع کی وجہ سے جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لاسکے نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور مختصر خطبہ دیا۔

اسرائیل، مصر، شام اور دوسرے عرب ملکوں کو امریکہ کا انتباہ

"کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جس سے اردن کی صورت حال اور زیادہ خراب ہونے کا امکان ہو"

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ امریکہ نے اسرائیل، مصر اور شام کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جس سے اردن کی صورت حال اور زیادہ خراب ہونے کا امکان ہو۔ اس امر کا انکشاف کل امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے واشنگٹن میں کیا۔ اس سے قبل یہ خبر آچکی ہے۔ کہ اردن کے مخدوش حالات کے پیش نظر امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کو مشرقی بحر روم روانہ ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ادھر عمان سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ حسین نے اردن کی سلامتی اور استحکام کے لئے حال ہی میں جو کارروائیاں کی ہیں سعودی عرب کے شاہ سعود نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے شاہ حسین کے نام ایک ٹیلیگرام بھیجا۔ جس میں ان کے حالیہ اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے اندرونی سلامتی اور استحکام کے ضمن میں دوسرے عرب ملکوں کو صحیح راستہ دکھایا ہے۔ شام اور مصر کا جو وفد اردن کے حالات کے متعلق شاہ سعود سے مشورہ کرنے کے لئے ریاض گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس نے شاہ سعود سے کہا ہے کہ وہ عمان جاکر شاہ حسین کو اپنے اثر میں لے لیں۔ عمان میں حالات بالکل پرسکون ہیں۔ کل جمعۃ الوداع کے موقع پر تین گھنٹہ کے لئے کرفیو ہٹا دیا گیا تھا۔ تاکہ لوگ جمعہ کی نماز ادا کرسکیں۔ اس وقفہ کے دوران عمان کے بازاروں میں خوب رونق رہی اور لوگ ہنسی خوشی پھرتے رہے۔ گذشتہ دو دنوں میں قریباً دو سو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ سابق وزیر اعظم و وزیر خارجہ سلیمان نابلوسی کو ان کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے وزیر دفاع سلیمان کو پورے ملک میں فوجی گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور ہمارا فرض

— مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ ربوہ —

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اب ختم ہو رہا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مبارک ایام میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو خصوصیت سے سنتا ہے۔ اور وہ روزہ دار کے لئے روزہ کا خود اجر ہو جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم آخری عشرہ کے ان مبارک ایام میں جس میں سے اب چند روز ہی باقی رہ گئے ہیں اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے پوری توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ اور اپنی دعاؤں کو حضور کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے وقف کر دیں۔ کیونکہ اسی میں ہم سب کی دینی و دنیوی فلاح مضمر ہے۔

نماز تراویح میں ختم القرآن

ربوہ ۲۷ اپریل۔ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب جو مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ مورخہ ۲۸-۲۹ رمضان المبارک یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات کو قرآن مجید ختم کریں گے۔ نیز اس روز نماز تراویح کے اختتام پر آپ قرآنی دعاؤں کا ورد بھی فرمائیں گے۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے لئے دعا کی تحریک

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب چند دنوں سے لاہور میں بعارضہ Enlargement of heart and Congestion of lungs بیمار ہیں۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایٹمی تجربات بند کئے جاسکتے ہیں

لندن ۲۶ اپریل۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ارل ایٹلی نے کہا ہے کہ ایٹمی تجربات آسانی سے بند کئے جاسکتے ہیں کیونکہ دونوں طرف اتنے ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ موجود ہے کہ جو جنگ لڑنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

صدر آئزن ہاور اور ڈلس کی ملاقات

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ صدر آئزن ہاور اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے کل پھر اردن کے حالات پر بات چیت کی۔

سارے فرانس میں تابکار اثرات

پیرس ۲۶ اپریل۔ ایک اطلاع کے مطابق سارے فرانس میں تابکار اثرات پائے گئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جو ایٹمی تجربات کئے گئے ہیں۔ یہ اثرات انہی کا نتیجہ ہیں۔

دنیا کی آبادی دو ارب ۷۰ کروڑ ہے

گوتھا (مشرقی جرمنی) ۲۷ اپریل۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۷ء کے آغاز میں دنیا کی آبادی ۲ ارب ۷۰ کروڑ تھی۔ ہر سال دنیا کی آبادی میں ۳۰ کروڑ کا اضافہ ہو رہا ہے۔

یارنگ رپورٹ آئندہ ہفتہ کے شروع میں شائع کی جائیگی

نیو یارک ۲۷ اپریل۔ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر گنار یارنگ کی رپورٹ آئندہ ہفتہ کے اوائل میں شائع کی جائیگی اقوام متحدہ کے حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر یارنگ آجکل اپنی رپورٹ کو آخری شکل دینے میں مصروف ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سولھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اختتامی تقریر

خدا تعالیٰ نے ہر میدان میں جماعت احمدیہ کو خلافت کی برکات سے نوازا ہے

جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ ان برکات کو یاد رکھیں اور خلافت احمدیہ کا جھنڈا قیامت تک قائم رکھتے چلے جائیں

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تقریر کی پہلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ جو حضور نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں فرمائی۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس دفعہ

مختلف وجوہات کی بناء پر

جماعت احمدیہ کی مختلف مرکزی انجمنوں نے قریب قریب عرصہ میں اپنے سالانہ اجتماع منعقد کئے ہیں جس کی وجہ سے مجھ پر زیادہ بوجھ پڑ گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے تین چار سال پہلے جلسہ سالانہ پر میں آپ کی تقاریر سنتا رہا ہوں۔ آپ کی وفات کے وقت میری عمر ۱۹ سال کی تھی۔ اور اس سے چار پانچ سال قبل میری عمر قریباً ۱۴ سال کی تھی اس لئے میں آپ کی مجالس میں جاتا اور تقاریر سنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر عام طور پر پچاس منٹ یا ایک گھنٹہ کی ہوتی تھی اور وفات سے پانچ سال پہلے آپکی عمر قریباً اتنی ہی تھی جتنی اس وقت میری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی مشیت کے ماتحت مجھ پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے میں اب

لمبی تقاریر نہیں کر سکتا

پہلے میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پانچ پانچ چھ چھ گھنٹہ کی تقاریر کر لیتا تھا۔ مگر اس بیماری کے اثر کی وجہ سے مجھے جلدی ضعف محسوس ہونے لگتا ہے۔ آج لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی تھا وہاں بھی میں نے تقریر کی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ کئی سال سے آپ کی عورتوں میں کوئی تقریر نہیں ہوئی۔ اس لئے آپ اس موقعہ پر عورتوں میں بھی تقریر کریں۔ چنانچہ میں نے تقریر کرنی منظور کر لی۔ اور صبح وہاں میری تقریر تھی۔ اس وقت تمہاری باری آگئی ہے۔ چار پانچ دن کے بعد انصار اللہ کی باری آجائے گی۔ پھر جلسہ سالانہ آجائے گا۔ اس موقعہ پر بھی مجھے تقاریر کرنی ہوں گی۔ پھر ان کاموں کے علاوہ تفسیر کا اہم کام بھی ہے جو میں کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ سے نہ صرف مجھے کوفت محسوس ہو رہی ہے۔ بلکہ طبیعت پر بڑا بوجھ محسوس ہو رہا ہے۔ اس لئے اگرچہ میری خواہش تھی۔ کہ اس موقعہ پر میں لمبی تقریر کروں۔ مگر میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ اب پیشتر اس کے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں۔ آپ سب کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ عہد دہرایا جائے۔

حضور کے اس ارشاد پر تمام خدام کھڑے ہو گئے۔ اور حضور نے عہد دہرایا عہد دہرانے کے بعد حضور نے فرمایا۔

آج میں

قرآن کریم کی ایک آیت

کے متعلق کچھ زیادہ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس وقت میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اس تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کل میں نے خطبہ جمعہ بھی پڑھا۔ اور پھر آپ کے اجتماع میں بھی تقریر کی۔ اسی طرح آج صبح لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں مجھے تقریر کرنی پڑی جس کی وجہ سے مجھے اس وقت کوفت محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون (النور ع ۷)

یعنے ہم تم میں سے مومن اور ایمان بالخلافت رکھنے والوں اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ان کو ہم ضرور اسی طرح خلیفہ بنائیں گے جس طرح کہ پہلی قوموں یعنے یہود اور نصاریٰ میں سے بنائے ہیں۔ اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ

خلافت ایک عہد ہے

پیشگوئی نہیں۔ اور عہد مشروط ہوتا ہے۔ لیکن پیشگوئی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ مشروط ہو۔ پیشگوئی مشروط ہو۔ تو وہ مشروط رہتی ہے۔ اور اگر مشروط نہ ہو۔ لیکن اس میں کسی انعام کا وعدہ ہو۔ تو وہ ضرور پوری ہو جاتی ہے۔ یہاں وعدہ کا لفظ بھی موجود ہے۔ اور اس کے ساتھ شرط بھی مذکور ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ قرآن کریم نے خود اس وعدہ کی تشریح کر دی ہے۔ کہ ہمارا یہ وعدہ کہ ہم تم میں سے مومنوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو اسی طرح خلیفہ بنائیں گے۔ جیسے ہم نے ان سے پہلے یہود و نصاریٰ میں خلیفہ بنائے۔ ضروری نہیں کہ پورا ہو۔ ہاں اگر تم بعض باتوں پر عمل کرو گے تو ہمارا یہ وعدہ ضرور پورا ہو گا۔

پہلی شرط

اس کی یہ بیان فرماتا ہے کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم تمہیں خلافت پر ایمان رکھنا ہو گا۔ چونکہ آگے خلافت کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے یہاں ایمان کا تعلق اس سے سمجھا جائے گا وعملوا الصالحات پھر تمہیں

نیک اعمال

بجا لانے ہوں گے۔ اب کسی چیز پر ایمان لانے کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے مثلاً کسی شخص کو اس بات پر ایمان ہو۔ کہ میں بادشاہ بننے والا ہوں۔ یا اسے ایمان ہو۔ کہ میں کسی بڑے عہدہ پر پہونچنے والا ہوں۔ تو وہ اس کے لئے مناسب کوشش بھی کرتا ہے۔ اگر ایک طالب علم یہ سمجھے کہ وہ ایم۔ اے کا امتحان پاس کرے تو اس کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ سی۔ پی۔ ایس پاس کرے۔ یا پراونشل سروس میں ای۔ اے۔ سی بن جائے یا اسسٹنٹ کمشنر بن جائے۔ تو پھر وہ اس کے مطابق محنت بھی کرتا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ ان

عہدوں کے حاصل کرنے میں کامیاب

نہیں ہو سکتا۔ تو وہ ان کے لئے کوشش اور محنت بھی نہیں کرتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ وہ لوگ جن کو اسباب پر یقین ہو کہ وہ خلافت کے ذریعہ ہی ترقی کر سکتے ہیں اور پھر وہ اس کی

شان کے مطابق کام بھی کریں

تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم انہیں خلیفہ بنائیں گے لیکن اگر انہیں یقین نہ ہو کہ ان کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور وہ اس کے مطابق عمل بھی نہ کرتے ہوں۔ تو ہمارا ان سے کوئی وعدہ نہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت ہوئی اور پھر کیسی شاندار ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ اس وقت انصار نے چاہا۔ کہ ایک خلیفہ ہم میں سے ہو اور ایک خلیفہ مہاجرین میں سے ہو یہ سنتے ہی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور بعض اور صحابہؓ خود اس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں انصارؓ جمع تھے اور آپ نے انہیں بتایا کہ دیکھو دو خلیفوں والی بات غلط ہے تفرقہ سے اسلام ترقی نہیں کرے گا۔ خلیفہ بہرحال ایک ہی ہوگا۔ اگر تم تفرقہ کرو گے۔ تو تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔ تمہاری عزتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور عرب تمہیں تکا بوٹی کر ڈالیں گے۔ تم یہ بات نہ کرو۔ بعض انصار نے آپ کے مقابل پر دلائل پیش کرنے شروع کئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کو تو بولنا نہیں آتا۔ میں انصار کے سامنے تقریر کروں گا۔ لیکن جب

حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی

تو آپ نے وہ سارے دلائل بیان کر دئے۔ جو میرے ذہن میں تھے۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ دلائل بیان کئے۔ میں نے یہ دیکھ کر اپنے دل میں کہا۔ کہ آج یہ بڈھا مجھ سے بڑھ گیا ہے۔ آخر اللہ تعالے کا ایسا فضل ہوا۔ کہ خود انصار میں سے بعض لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ حضرت ابوبکرؓ جو کچھ فرما رہے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ مکہ والوں کے سوا عرب کسی اور کی اطاعت نہیں کریں گے۔ پھر ایک انصاری نے جذباتی طور پر کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالے نے اس ملک میں اپنا ایک رسول مبعوث فرمایا۔ اس کے اپنے رشتہ داروں نے اسے شہر سے نکال دیا۔ تو ہم نے اسے اپنے گھروں میں جگہ دی۔ اور خدا تعالے نے اس کے طفیل ہمیں عزت دی۔ ہم مدینہ والے گمنام تھے۔ ذلیل تھے۔ مگر اس رسول کی وجہ سے ہم معزز اور مشہور ہو گئے۔ اب تم

اس چیز کو جس نے ہمیں معزز بنایا کافی سمجھو۔ اور زیادہ لالچ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں اس کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کہ دیکھو

خلافت کو قائم کرنا ضروری ہے

باقی تم جس کو چاہو خلیفہ بنا لو۔ مجھے خلیفہ بننے کی کوئی خواہش نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ابو عبیدہؓ ہیں۔ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امین الامت کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ تم ان کی بیعت کر لو۔ پھر عمرؓ ہیں۔ یہ اسلام کے لئے ایک ننگی تلوار ہیں۔ تم ان کی بیعت کر لو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ اب باتیں ختم کیجئے۔ ہاتھ بڑھائیے اور ہماری بیعت لیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دل میں بھی اللہ تعالے نے جرأت پیدا کر دی۔ اور آپ نے بیعت لے لی۔ بعینہٖ یہی واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے بعد

میرے ساتھ پیش آیا۔ جب میں نے کہا۔ میں اس قابل نہیں کہ خلیفہ بنوں۔ نہ میری تعلیم ایسی ہے۔ اور نہ تجربہ۔ تو اس وقت بارہ چودہ سو آدمی جو جمع تھے انہوں نے شور مچا دیا۔ کہ ہم آپ کے سوا اور کسی کی بیعت کرنا نہیں چاہتے مجھے اس وقت بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں تھے۔ میں نے کہا مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ میں بیعت کیسے لوں۔ اس پر ایک دوست کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے بیعت کے الفاظ یاد ہیں میں بیعت کے الفاظ بولتا جاتا ہوں اور آپ دہراتے جائیں۔ چنانچہ وہ دوست بیعت کے الفاظ بولتے گئے۔ اور میں انہیں دہراتا گیا۔ اور اس طرح میں نے بیعت لی۔ گویا پہلے دن کی بیعت دراصل کسی اور کی تھی۔ میں تو صرف

بیعت کے الفاظ

دہراتا جاتا تھا۔ بعد میں میں نے بیعت کے الفاظ یاد کئے غرض اس وقت وہی حال ہوا۔ جو اس وقت ہوا تھا۔ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا۔ لوگ بیعت کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ دوستو غور کر لو۔ اور میری ایک بات سن لو مجھے معلوم نہ ہوا کہ لوگوں نے انہیں کیا جواب دیا ہے۔ کیونکہ اس وقت بہت شور تھا۔ بعد میں پتہ لگا

کہ لوگوں نے انہیں کہا۔ ہم آپ کی بات نہیں سنتے۔ . . . . چنانچہ وہ مجلس سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ اس کے بعد لوگ ہجوم کر کے بیعت کے لئے بڑھے اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر

جماعت کا شیرازہ قائم ہو گیا

اس وقت جس طرح میرے ذہن میں خلافت کا کوئی خیال نہیں تھا۔ اسی طرح یہ بھی خیال نہیں تھا کہ خلافت کے ساتھ ساتھ کونسی مشکلات مجھ پر ٹوٹ پڑیں گی۔ بعد میں پتہ لگا کہ پانچ چھ سو روپے ماہوار تو سکول کے اساتذہ کی تنخواہ ہے اور پھر کئی سو کا قرضہ ہے۔ لیکن خزانہ میں صرف ۱۷ روپے ہیں گویا اس مجلس سے نکلنے کے بعد محسوس ہوا۔ کہ ایک بڑی مشکل ہمارے سامنے ہے۔ جماعت کے سارے مالدار تو دوسری پارٹی کے ساتھ چلے گئے ہیں اور جماعت کی کوئی آمدنی نہیں۔ پھر یہ کام کیسے چلیں گے لیکن بعد میں

خدا تعالےٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی

تو بگڑی سنور گئی ۱۹۱۴ء میں تو میرا یہ خیال تھا۔ کہ خزانہ میں صرف ۱۷ روپے ہیں اور اساتذہ کی تنخواہوں کے علاوہ کئی سو روپیہ کا قرضہ ہے جو دینا ہے۔ لیکن ۱۹۲۰ء میں جماعت کی یہ حالت تھی۔ کہ جب میں نے اعلان کیا کہ ہم برلن میں مسجد بنائیں گے۔ اس کیلئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے تو جماعتوں کی عورتوں نے ایک ماہ کے اندر اندر یہ روپیہ اکٹھا کر دیا۔ انہوں نے اپنے زیور اتار اتار کر دے دئے کہ انہیں بیچ کر روپیہ اکٹھا کر لیا جائے۔ آج میں نے عورتوں کے اجتماع میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو میری ایک بیوی نے بتایا کہ مجھے اس وقت پورا ہوش نہیں تھا میں ابھی بچی تھی اور مجھے سلسلہ کی ضرورتوں کا احساس نہیں تھا لیکن میری اماں کہا کرتی ہیں کہ جب حضور نے چندہ کی تحریک کی تو میری ساس نے (جو سید ولی اللہ شاہ صاحب کی والدہ تھیں اور میری بھی ساس تھیں) اپنی تمام بیٹیوں اور بہوؤں کو اکٹھا کیا۔ اور کہا۔ تم سب اپنے زیور الگ رکھدو۔ پھر انہوں نے ان زیورات کو بیچ کر مسجد برلن کیلئے چندہ دے دیا۔ اس قسم کا جماعت میں ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ سینکڑوں گھروں میں ایسا ہوا کہ عورتوں نے اپنی بیٹیوں اور بہوؤں کے زیورات اتروا لئے اور انہیں فروخت کر کے مسجد برلن کے لئے دے دیا غرض ایک ماہ کے اندر اندر ایک لاکھ روپیہ جمع ہو گیا۔ اب دو سال ہوگئے ہوتے تو لنڈن میں مسجد بنانے

کی تحریک کی لیکن اب تک اس فنڈ میں صرف ۴۰ ہزار روپے جمع ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس وقت جماعت کی عورتوں کی تعداد اس وقت کی عورتوں سے بیسیوں گنا زیادہ ہے۔ اس وقت عورتوں میں اتنا جوش تھا۔ کہ انہوں نے ایک ماہ کے اندر اندر ایک لاکھ روپیہ جمع کر دیا۔ تو درحقیقت

یہ جماعت کا ایمان ہی تھا

جس کا اللہ تعالےٰ نے نمونہ دکھایا۔ اور اس نے بتایا کہ میں سلسلہ کو مدد دینے والا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالے نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی تجھ سے منہ موڑ لے تو میں آسمان سے اتار سکتا ہوں۔ اور زمین سے نکال سکتا ہوں۔ تو حقیقت یہ ہے کہ ہم نے خلافت حقہ کی برکات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہیں۔ ہم ایک پیسہ کے بھی مالک نہیں تھے۔ پھر اللہ تعالے نے جماعت دی۔ جس نے چندے دئے اور سلسلہ کے کام اب تک چلتے گئے اور چل رہے ہیں اور اب تو جماعت خدا تعالے کے فضل سے ۱۹۱۴ء سے کئی گنا زیادہ ہے

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ میں نے دینی ضرورتوں کے لئے خدا تعالےٰ سے کہا کہ اے اللہ تو مجھے ایک لاکھ روپیہ دے دے تو سلسلہ کے کاموں کو چلاؤں لیکن اب کل ہی میں حساب کر رہا تھا کہ میں نے خود چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو بطور چندہ دیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ میں کتنا بیوقوف تھا کہ خدا تعالےٰ سے سلسلہ کی ضرورتوں کے لئے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا۔ مجھے تو اس سے ایک ارب روپیہ مانگنا چاہئے تھا۔ مانگنے والا خدا تعالےٰ کا خلیفہ ہو اور جس سے مانگا جائے وہ خود خدا کی ذات ہو تو پھر ایک لاکھ روپیہ مانگنے کے کیا معنے ہیں۔

مجھے تو یہ دعا کرنی چاہیئے تھی

کہ اے خدا تو مجھے ایک ارب روپیہ دے ایک کھرب روپیہ دے یا ایک پدم روپیہ دے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ اگرچہ میں نے خدا تعالےٰ سے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اتنا فضل کیا کہ صرف میں نے پچھلے سالوں میں چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو چندہ کے طور پر دیا ہے۔ بے شک وہ روپیہ سارا نقدی کی صورت میں نہ تھا۔ کچھ زمین تھی جو میں نے سلسلہ کو دی۔ مگر وہ زمین بھی خدا تعالےٰ نے ہی دی تھی۔ میرے پاس تو زمین نہیں تھی۔ پھر تو زمین ساری زمین خدا نے ہی [illegible]

آئے تھے۔ اپنے باغات اور مکانات بھی قادیان چھوڑ آئے تھے۔ قادیان میں میری جائداد کافی تھی۔ مگر اس کے باوجود میں نے سلسلہ کو اتنا روپیہ نہیں دیا تھا۔ جتنا قادیان سے نکلنے کے بعد دیا

۱۹۴۷ء میں ہم قادیان سے آئے ہیں

اور تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں شروع ہوئی تھی۔ گویا اس وقت تحریک جدید کو جاری ہوئے بارہ سال کا عرصہ گذر چکا تھا اور اس بارہ سال کے عرصہ میں میرا تحریک جدید کا چندہ قریباً چھ ہزار روپیہ تھا لیکن بعد کے دس سال ملا کر میرا چندہ تحریک جدید دو لاکھ بیس ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی زمین میں نے تحریک جدید کو دی ہے یہ زمین مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بطور نذرانہ دی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اتنا بڑا نذرانہ اپنے پاس رکھنا درست نہیں۔ چنانچہ میں نے وہ ساری زمین سلسلہ کو دے دی۔ اس طرح تین لاکھ ستر ہزار روپیہ میں نے صرف تحریک جدید کو ادا کیا۔ اسی طرح خلافت جوبلی کے موقعہ پر

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تحریک پر

جب جماعت نے مجھے روپیہ پیش کیا تو میر محمد اسحاق صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق جو دعائیں کی ہیں ان میں یہ دعا بھی ہے کہ

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

پس اس روپیہ کے ذریعہ آپ کی یہ دعا پوری ہوگی۔ اس طرح یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگی۔ کہ

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"

اس پر میں نے کہا کہ میں یہ روپیہ تو لے لیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میں یہ روپیہ سلسلہ کے کاموں پر ہی صرف کروں گا۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ تو لے لیا لیکن میں نے اسے اپنی ذات پر نہیں بلکہ سلسلہ کے کاموں پر خرچ کیا اور صدر انجمن احمدیہ کو دیدیا۔ اب میں نے

ہیمبرگ کی مسجد کیلئے تحریک

کی ہے کہ جماعت کے دوست اس کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ دیں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ ہمیں مال دے۔ تو ہمارے سلسلہ میں تو یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارا ایک ایک آدمی ایک ایک مسجد بنا دے

خود مجھے خیال آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے کشائش عطا فرمائی تو میں بھی اپنی طرف سے ایک مسجد بنا دوں اور کوئی تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنی زندگی میں ہی اسباب کی توفیق دے دے اور میں کسی نہ کسی یوروپین ملک میں اپنی طرف سے ایک مسجد بنا دوں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دینے پر منحصر ہے۔ انسان کی اپنی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگ زمیندار ہیں اور ہمارے ملک میں

زمیندارہ کی بہت ناقدری ہے

یعنی یہاں لائلپور اور سرگودھا کے اضلاع کی زمینوں میں بڑی سے بڑی آمدن ایک سو روپیہ فی ایکڑ ہے۔ حالانکہ یوروپین ممالک میں فی ایکڑ آمد اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ میں جب یوروپ گیا تو میں نے وہاں زمینوں کی آمدنیں پوچھنی شروع کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اٹلی میں فی ایکڑ آمد چار سو روپیہ ہے اور ہالینڈ میں فی ایکڑ آمد تین ہزار روپیہ ہے۔ پھر میں نے میاں محمد ممتاز صاحب دولتانہ کا بیان پڑھا۔ وہ جاپان گئے تھے۔ اور وہاں انہوں نے زمین کی آمدنوں کا جائزہ لیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا تھا کہ جاپان میں فی ایکڑ آمد چھ ہزار روپے ہے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ اگر میری ایک سو ایکڑ زمین بھی ہو۔ حالانکہ وہ اس سے بہت زیادہ ہے اور اس سے ہالینڈ والی آمد ہو تو تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو جاتی ہے۔ اور اگر جاپان والی آمد ہو تو بڑی آسانی کے ساتھ ایک نہیں کئی مساجد میں اکیلا تعمیر کرا سکتا ہوں

میرا یہ طریق ہے

کہ میں اپنی ذات پر زیادہ روپیہ خرچ نہیں کرتا اور نہ اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہوں بلکہ جو کچھ میرے پاس آتا ہے اس میں سے کچھ رقم اپنے معمولی اخراجات کے لئے رکھنے کے بعد سلسلہ کے لئے دے دیتا ہوں۔ خرچ کرنے کو تو لوگ دس دس کروڑ روپیہ بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن مجھے جب بھی خدا تعالیٰ نے دیا ہے میں نے وہ خدا تعالیٰ کے رستے میں ہی دیدیا ہے۔ بیشک میرے بیوی بچے مانگتے رہیں میں انہیں نہیں دیتا ہوں انہیں کہتا ہوں کہ تمہیں اتنا ہی گذارہ دوں گا۔ جن سے تمہارے معمولی اخراجات چل سکیں۔

زمانہ کے حالات کے مطابق

میں بعض اوقات انہیں زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ مثلاً اگر وہ ثابت کر دیں کہ اس وقت گھی مہنگا ہو گیا ہے ایندھن کی قیمت چڑھ گئی ہے یا دھوبی وغیرہ کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ تو میں اس کے لحاظ سے زیادہ بھی دے دیتا ہوں لیکن اس طرح نہیں کہ ساری کی ساری آمدن ان کے حوالہ کر دوں کہ جہاں جی چاہیں خرچ کر لیں۔ غرض میں گھر کے معمولی گذارہ کے لئے اخراجات رکھنے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ سلسلہ کو دیدیتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور کسی وقت وہ ہمارے ملک والوں کو عقل اور سمجھ دے دے اور ہماری آمدنیں بڑھ جائیں تو سال میں ایک مسجد چھوڑ دو دو مساجد بھی ہم بنوا سکتے ہیں اور یہ سب

خلافت ہی کی برکت ہے

میں جب نیا نیا خلیفہ ہوا۔ تو مجھے الہام ہوا۔ کہ "مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت۔ تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں" (منصب خلافت ص۳۴) اس دفعہ میں نے یہ الہام لکھ کر قادیان والوں کو بھجوا دیا۔ اور ان کو توجہ دلائی کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرو اور دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ وہ برکتیں تم پر ہمیشہ نازل کرتا رہے۔ اب خلافت کی برکات سے اس علاقہ والوں کو بھی حصہ ملنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس علاقہ میں کسی زمانہ میں صرف چند احمدی تھے۔ مگر اب ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو وہ ایک دو سال میں پندرہ بیس ہزار ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک دفعہ میں نے خدا تعالیٰ سے ...... سے ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا لیکن اب میں خدا تعالیٰ سے اربوں مانگا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس وقت ایک لاکھ روپیہ مانگ کر غلطی کی۔ اس وقت یوروپین اور دوسرے اہم ممالک کا شمار کیا جائے اور ان مقامات کا جائزہ لیا جائے جہاں مسجدوں کی ضرورت ہے۔ تو ان کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب بن جاتی ہے۔ اور اگر ان ڈیڑھ سو مقامات پر ایک ایک مسجد بھی بنائی جائے اور ہر ایک مسجد پر ایک ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے تو ان پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ اور پھر بھی صرف مشہور ممالک میں ایک ایک مسجد بنے گی۔ پھر ایک لاکھ روپیہ سے ہمارا کیا بنتا ہے ہمارا صرف مبلغوں کا سالانہ خرچ سوا لاکھ روپیہ کے قریب بنتا ہے اور اگر اس خرچ کو بھی شامل کیا جائے جو بیرونی جماعتیں کرتی ہیں تو یہ خرچ ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے۔ غرض میں نے اس سے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا مگر اس نے مجھے اس سے بہت زیادہ دیا۔ اب ہماری

صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ

تیرہ لاکھ روپیہ کا ہے اور اگر تحریک جدید کے سالانہ بجٹ کو بھی ملا لیا جائے۔ تو ہمارا سالانہ بجٹ ۲۲-۲۳ لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے پس اگر خدا تعالیٰ میری اس بیوقوفی کی دعا کو قبول کر لیتا تو ہمارا سارا کام ختم ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کہا ہم تیری اس دعا کو قبول نہیں کرتے جس میں تو نے ایک لاکھ روپیہ مانگا ہے۔ ہم تجھے اس سے بہت زیادہ دیں گے تاکہ سلسلہ کے کام چل سکیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے اس نظام کو دیکھ کر کہ میں نے ایک لاکھ مانگا تھا مگر اس نے ۲۲ لاکھ سالانہ دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ایک کروڑ مانگتا۔ تو ۲۲ کروڑ سالانہ ملتا۔ ایک ارب مانگتا تو ۲۲ ارب سالانہ ملتا۔ ایک کھرب مانگتا تو ۲۲ کھرب سالانہ ملتا۔ اور اگر ایک پدم مانگتا تو ۲۲ پدم سالانہ ملتا اور اس طرح

ہماری جماعت کی آمد

امریکہ اور انگلینڈ دونوں کی مجموعی آمد سے بھی بڑھ جاتی۔ پس خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہت سی برکات وابستہ کی ہوئی ہیں۔ تم ابھی بچے ہو تم اپنے باپ دادوں سے پوچھو کہ قادیان کی حیثیت جو شروع زمانہ خلافت میں تھی وہ کیا تھی اور پھر قادیان کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر ترقی بخشی تھی جب میں خلیفہ ہوا تو پیغامیوں نے اس خیال سے کہ جماعت کے لوگ خلافت کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں یہ تجویز کی کہ کوئی اور خلیفہ بنا لیا جائے ان دنوں ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست میر عابد علی صاحب تھے۔ وہ صوفی منش آدمی تھے۔ لیکن بعد میں پاگل ہو گئے تھے ایک دفعہ انہیں خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو خدا تعالیٰ نے وعدے کئے تھے وہ میرے ساتھ بھی ہیں اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گی۔ اس لئے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہوں تو خدا تعالیٰ کا یہی وعدہ میرے ساتھ بھی ہے۔ میرے گاؤں میں بھی طاعون نہیں آئے گی چنانچہ جب طاعون کی وبا پھوٹی تو انہوں نے اپنے اس خیال کے مطابق اپنے مریدوں سے جو تعداد میں پانچ سات سے زیادہ نہیں تھے۔ کہا کہ وہ اپنے گھر چھوڑ کر

ان کے پاس آ جائیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ گئے۔ لیکن بعد میں انہیں خود طاعون ہو گئی۔ ان کے مریدوں نے کہا کہ چلو اب جنگل میں چلیں۔ لیکن انہوں نے کہا جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ طاعون مجھ پر اثر نہیں کرے گی آخر جب مریدوں نے دیکھا کہ وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ تو وہ انہیں ہسپتال میں لے گئے۔ اور وہ اسی جگہ طاعون سے فوت ہو گئے۔ بہرحال

جب بیعت خلافت ہوئی

تو پیغامیوں نے سمجھا۔ میر عابد علی صاحب چونکہ صوفی منش آدمی ہیں۔ اور عبادت گزار ہیں۔ اس لئے الوصیت کے مطابق چالیس آدمیوں کا ان کی بیعت میں آ جانا کوئی مشکل امر نہیں چنانچہ مولوی صدر دین صاحب اور بعض دوسرے لوگ رات کو ان کے پاس گئے۔ اور کہا آپ اس بات کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ وہ اس بات پر آمادہ ہو گئے۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے دیانتداری سے کام لیا۔ وہ جب اس مجلس سے واپس آ گئے جس میں جماعت نے مجھے خلیفہ منتخب کیا تھا۔ تو ان لوگوں نے ان سے کہا۔ کہ آپ نے بڑی بیوقوفی کی۔ آپ اگر مجلس میں اعلان کر دیتے کہ میری بیعت کر لو۔ تو چونکہ مرزا محمود احمد صاحب یہ کہہ چکے تھے کہ میں خلیفہ بننا نہیں چاہتا۔ لوگوں نے آپ کی بیعت کر لینی تھی۔ اور ان کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی آپ کی بیعت کر لیتے انہوں نے کہا میں یہ کام کیسے کر سکتا تھا۔ میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ خلافت کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہرحال جب ان لوگوں نے دیکھا کہ

مولوی محمد علی صاحب

خلیفہ بننے کے لئے تیار نہیں۔ تو انہوں نے جیسا کہ میں نے بتایا ہے میر عابد علی صاحب کو بیعت لینے کے لئے آمادہ کیا۔ اور اس کے بعد وہ ہری کین لے کر ساری رات قادیان میں دو ہزار احمدیوں کے ڈیروں پر پھرتے رہے۔ لیکن انہیں چالیس آدمی بھی سید عابد علی شاہ صاحب کی بیعت کرنے والے نہ ملے اس وقت کے احمدیوں کا ایمان اس قدر پختہ تھا کہ غریب سے غریب احمدی بھی

کروڑوں روپیہ پر تھوکنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جماعت میں فتنہ اور تفرقہ پھیلے۔ جب انہیں میر عابد علی صاحب کی بیعت کے لئے چالیس آدمی بھی نہ ملے۔ تو وہ مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت حقہ کی وجہ سے

کئی معجزات

دکھائے ہیں۔ تم دیکھ لو ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار نے جماعت پر کس طرح حملہ کیا تھا۔ لیکن وہ اس حملہ میں کس طرح ناکام ہوئے۔ انہوں نے منہ کی کھائی۔ پھر ۱۹۴۷ء میں قادیان پر کیسا خطرناک وقت آیا۔ لیکن ہم نہ صرف احمدیوں کو بحفاظت نکال لائے بلکہ انہیں لاریوں میں سوار کر کے پاکستان لے آئے۔ دوسرے لوگ جو پیدل آئے تھے۔ ان میں سے اکثر مارے گئے۔ لیکن قادیان کے رہنے والوں کا بال تک بیکا نہیں ہوا۔ اب بھی کچھ دن ہوئے مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا۔ کہ میری اجازت کے بغیر کوئی شخص قادیان سے نہ نکلے چنانچہ ہم نے تو آپ کے حکم کی تعمیل کی اور وہاں ٹھہرے رہے۔ لیکن میرے ایک رشتہ دار گھبرا کر ایک قافلہ کے ساتھ پیدل آ گئے۔ اور راستہ میں ہی مارے گئے۔ ہم جو وہاں بیٹھے رہے۔ لاریوں میں سوار ہو کر

حفاظت سے پاکستان آ گئے

اس وقت اکثر ایسا ہوا کہ پیدل قافلے پاکستان کی طرف آئے اور جب وہ بارڈر کراس کرنے لگے تو سکھوں نے انہیں آ لیا۔ اور وہ مارے گئے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ پیدل قافلہ قادیان سے نکلتے ہی سکھوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ یا اور اگر وہاں سے محفوظ نکل آیا تو بٹالہ آ کر یا فتح گڑھ چوڑیاں کے پاس مارا گیا۔ لیکن وہ میری ہدایت کے مطابق قادیان میں بیٹھے رہے اور میری اجازت کا انتظار کرتے رہے۔ وہ سلامتی کے ساتھ لاریوں میں سوار ہو کر لاہور آئے۔ غرض ہر میدان میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو خلافت کی برکات سے نوازا ہے

ضرورت اس بات کی ہے

کہ جماعت انہیں یاد رکھے۔ مگر بڑی مصیبت یہ ہے کہ لوگ انہیں یاد نہیں رکھتے۔ پچھلے مہینہ میں ہی میں نے ایک رؤیا دیکھا تھا کہ کوئی غیر مرئی وجود مجھے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو دفعہ دفعہ کے بعد جماعت میں فتنہ پیدا ہونے دیتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ ہے

کہ وہ ظاہر کرے کہ جماعت کس طرح آپ کے پیچھے پیچھے چلتی ہے یا جب آپ کسی خاص طرف مڑیں تو کس سرعت کے ساتھ آپ کے ساتھ مڑتی ہے یا جب آپ اپنی منزل مقصود کی طرف جائیں تو وہ کس طرح اسی منزل مقصود کو اختیار کر لیتی ہے۔" (الفضل ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء ص۱)

اب دیکھو یہ فتنہ بھی

جماعت کے لئے ایک آزمائش تھی

لیکن بعض لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے کہ اس میں حصہ لینے والے حضرت خلیفہ اولؓ کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے بھی آپ کا انکار کیا تھا اور اس انکار کی وجہ سے وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی اولاد کے اس فتنہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے ہمیں کس بات کا خوف ہے اگر وہ

فتنہ میں ملوث

ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا شروع شروع میں جب فتنہ اٹھا تو چند دنوں تک بعض دوستوں کے گھبراہٹ کے خطوط آئے اور انہوں نے لکھا کہ ایک چھوٹی سی بات کو بڑا بنا دیا گیا ہے۔ اللہ رکھا کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد ساری جماعت

اپنے ایمان اور اخلاص کی وجہ

سے ان لوگوں سے نفرت کرنے لگ گئی اور مجھے خطوط آنے شروع ہوئے کہ آپ کے اور بھی بہت سے کارنامے ہیں۔ مگر اس بڑھاپے کی عمر میں اور ضعف کی حالت میں جو یہ کارنامہ آپ نے سرانجام دیا ہے یہ اپنی شان میں دوسرے کارناموں سے بڑھ گیا ہے۔ آپ نے بڑی جرأت اور ہمت کے ساتھ ان لوگوں کو ننگا کر دیا ہے جو بڑے بڑے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ اس طرح آپ نے جماعت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے۔

مری میں مجھے

ایک غیر احمدی کرنل

ملے انہوں نے کہا کہ جو واقعات ۱۹۵۳ء میں احمدیوں پر گذرے تھے وہ اب پھر ان پر گذرنے والے ہیں اس لئے آپ ابھی سے تیاری کر لیں۔ اور میں آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ۱۹۵۳ء میں تو پولیس اور ملٹری نے آپ کی حفاظت کی تھی۔ لیکن اب وہ آپ کی حفاظت نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس وقت جو واقعات پیش آئے تھے ان کی وجہ سے وہ ڈر گئی ہے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا۔ کرنل صاحب پچھلی دفعہ میں نے کون سا تیر مارا تھا جو اب ماروں گا۔ پچھلی دفعہ بھی خدا تعالیٰ نے ہی جماعت کی حفاظت کے سامان کئے تھے اور اب بھی وہی اس کی حفاظت کرے گا جب

میرا خدا زندہ ہے

تو مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میری اس بات کا کرنل صاحب پر گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ جب میں ان کے پاس سے اٹھا اور دہلیز سے باہر نکلنے لگا تو وہ کہنے لگے فیتھ از بلائنڈ (Faith is blind) یعنی یقین اور ایمان اندھا ہوتا ہے وہ خطرات کی پرواہ نہیں کرتا۔ جب کسی شخص میں ایمان پایا جاتا ہو تو اسے آنے والے مصائب کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ جب

منافقین کا فتنہ اٹھا

تو انہی کرنل صاحب نے ایک احمدی افسر کو جو ان کے قریب ہی رہتے تھے بلایا اور کہا کہ میری طرف سے مرزا صاحب کو کہہ دینا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے۔ اللہ رکھا کی بھلا حیثیت ہی کیا تھی۔ اس مضمون سے اسے بلاضرورت شہرت مل جائے گی۔ میں نے اس احمدی دوست کو خط لکھا کہ میری طرف سے کرنل صاحب کو کہہ دینا کہ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ جماعت پر ۱۹۵۳ء والے واقعات دوبارہ آنے والے ہیں آپ ابھی سے تیاری کر لیں۔ اب جبکہ میں نے اس بارہ میں کارروائی کی ہے تو آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ آپ خواہ مخواہ فتنہ کو ہوا دے رہے ہیں جب میں دوبارہ مری گیا تو میں نے اس احمدی دوست سے پوچھا کہ کیا میرا خط آپ کو مل گیا تھا۔ اور آپ نے کرنل صاحب کو میرا پیغام پہنچا دیا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے پیغام دے دیا تھا اور انہوں نے بتایا تھا کہ

اب میری تسلی ہو گئی ہے

شروع میں میں بھی سمجھتا تھا کہ یہ معمولی بات ہے۔ لیکن اب جبکہ پیغامی

اور غیر احمدی دونوں فتنہ پردازوں کے ساتھ مل گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ عقلمندی اور کوئی نہیں تھی کہ آپ نے وقت پر اس فتنہ کو بھانپ لیا اور شرارت کو بے نقاب کر دیا۔

غرض خدا تعالیٰ ہر فتنہ اور مصیبت کے وقت جماعت کی خود حفاظت فرماتا ہے۔ چنانچہ فتنہ تو اب کھڑا کیا گیا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ۱۹۵۰ء میں ہی کوئٹہ کے مقام پر مجھے بتا دیا تھا کہ بعض ایسے لوگوں کی طرف سے فتنہ اٹھایا جانے والا ہے جن کی رشتہ داری میری بیویوں کی طرف سے ہے۔ چنانچہ دیکھ لو عبد الوہاب میری ایک بیوی کی طرف سے رشتہ دار ہے۔ میری اس سے جدی رشتہ داری نہیں۔

پھر

میری ایک خواب

جنوری ۱۹۳۵ء میں الفضل میں شائع ہو چکی ہے اس میں بتایا گیا تھا کہ میں کسی پہاڑ پر ہوں۔ کہ خلافت کے خلاف جماعت میں ایک فتنہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ جب موجودہ فتنہ ظاہر ہوا اس وقت میں مری میں ہی تھا۔

پھر اس خواب میں میں نے سیالکوٹ کے لوگوں کو دیکھا جو

موقعہ کی نزاکت سمجھ کر

جمع ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ ان لوگوں کو بھی دیکھا جو باغی تھے۔ یہ خواب بھی بڑے شاندار طور پر پوری ہوئی۔ چنانچہ اللہ رکھا سیالکوٹ کا ہی رہنے والا ہے۔ جب میں نے اس کے متعلق الفضل میں مضمون لکھا تو خود اس کے حقیقی بھائیوں نے مجھے لکھا کہ پہلے تو ہمارا یہ خیال تھا کہ شاید اس پر ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن اب ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ وہ پیغامی ہے۔ اس نے ہمیں جو خطوط لکھے ہیں وہ پیغامیوں کے پتہ سے لکھے ہیں پس ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم خلافت سے وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔ اب دیکھو ۱۹۳۴ء میں مجھے اس فتنہ کا خیال کیسے آ سکتا تھا۔ پھر ۱۹۵۰ء والی خواب بھی مجھے یاد نہیں تھی ۱۹۵۰ء میں میں جب سندھ سے کوئٹہ گیا تو اپنی ایک لڑکی کو جو بیمار تھی ساتھ لے گیا۔ اس نے اب مجھے یاد کرایا کہ ۱۹۵۰ء میں آپ نے

ایک خواب دیکھی تھی

جس میں یہ ذکر تھا کہ آپ کے رشتہ داروں میں سے کسی نے خلافت کے خلاف فتنہ اٹھایا ہے میں نے مولوی محمد یعقوب صاحب کو وہ خواب تلاش کرنے پر مقرر کیا۔ چنانچہ وہ الفضل سے خواب تلاش کر کے لے آئے اب دیکھو خدا تعالیٰ نے کتنی دیر پہلے مجھے اس فتنہ سے آگاہ کر دیا تھا اور پھر کس طرح یہ خواب حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا۔ (باقی)

نواب زادہ محمد عبد اللہ خانصاحب کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ماڈل ٹاؤن لاہور)

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے میرے میاں نواب محمد عبد اللہ خانصاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آتے ہیں۔ پہلے دل کی بیماری کا حملہ ہوا اور اس کی وجہ سے کئی سال تک خطرناک حالت میں صاحب فراش رہے جس کے بالآخر احباب جماعت کی درد مندانہ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے شفا دی مگر اس شفا کے باوجود لمبی بیماری کی وجہ سے ایسی کمزوری پیدا ہو گئی کہ ذرا سی کوفت یا یرقان یا کسی عارضی بیماری کے نتیجے میں پھر کوئی نہ کوئی تکلیف ہو جاتی تھی۔ چنانچہ گزشتہ سال میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو کر زیر علاج رہے اور اس سال جب جلسہ پر آئے تو ربوہ میں بیمار ہو گئے۔ اور بخار اور کھانسی اور دل کی تکلیف کی وجہ سے قریباً ایک مہینہ خطرے کی حالت رہی۔ جب ذرا افاقہ ہوا تو لاہور جانے کے چند دن بعد پتہ کی تکلیف شروع ہو گئی اور گنگا رام ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ وہاں سے خدا خدا کر کے فراغت ہوئی اور گھر واپس آئے تو چند دن کے بعد پھر بیماری کا حملہ ہو گیا اور اب ڈاکٹروں نے پھیپھڑے کی تکلیف کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ الغرض کم و بیش آٹھ سال سے بیماری کا سلسلہ چل رہا ہے۔ جو انتہائی تکلیف اور سخت پریشانی کا باعث بن گیا ہے۔ یہ رمضان مبارک کا آخری عشرہ ہے۔ میں بزرگان جماعت اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور سب بہنوں بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ دردمندانہ دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے میاں کو شفا دے اور صحت عطا کر کے ہماری پریشانی کو دور فرمائے۔ میں بیان نہیں کر سکتی کہ گزشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں ہمیں کتنی پریشانیوں، تکلیفوں اور خطرات میں سے گزرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور میرے میاں کو صحت دے کر ہمارے گھر کو راحت اور برکت اور سکون قلب سے نوازے۔ میں اپنے خدا کی بے شمار نعمتوں اور ذرہ نوازیوں کی وجہ سے ہر حال میں اس کی بے حد شکر گزار ہوں۔ لیکن اس کی عظیم الشان رحمت سے امید کرتی ہوں کہ وہ ہمارے اس امتحان کے دور کو ختم کر کے ہمیں کامل طور پر اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں لے لیگا۔

امۃ الحفیظ بیگم ۱۰۸ سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے "خلافت حقہ اسلامیہ" اور "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے امتحان کے متعلق جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ ہدایت بھی ہے کہ سب جماعتیں اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد کا جائزہ لے کر اطلاع دیں کہ کتنے آدمی اس جماعت میں امتحان دینا چاہتے ہیں۔ یہ اطلاع دو ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے انصار اور خدام کو چاہیئے کہ معین عرصہ کے اندر اندر امتحان دینے والوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ یہ امر نہائیت ضروری ہے

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جملہ خدام کی خدمت میں ایک ضروری التجاء

خدام الاحمدیہ کا گذشتہ انیسواں سال خدا تعالیٰ نے کامیاب مالی سال ثابت فرمایا ہے اب رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ لہٰذا جملہ ارکان خدام الاحمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس عشرہ مبارک میں خصوصیت سے دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اس بیسویں سال کو گذشتہ سال سے بھی بڑھ کر کامیاب ثابت فرمائے اور یہ سال ہر لحاظ سے خوشکن نتائج کا حامل ہو اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور صحیح لائنوں پر خدمت کی توفیق ملے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میری نوجوان لڑکی دیر تک بیمار رہ کر مورخہ ۱۹ کو اس جہان فانی سے رحلت کر گئی بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

ایم بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت والہ ضلع لائلپور

درخواستہائے دعا

(۱) محمد نصر اللہ خانصاحب آف لاہور ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(فضل الرحمن از ربوہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ دراز سے دانت کے شدید درد میں مبتلا ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

محمد ہادی نسیم فاروقی قصور

(۳) خاکسار کے نواسے عزیز ضیاء اللہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ حکیم کرم الہی احمدی گلی نمبر ۳ محمد حسین شاہ گوجرانوالہ۔

(۴) میری اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور اب تقریباً دو ہفتہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی ہے بار بار دل کو ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

سلطان محمود۔ محمد نگر لاہور

(۵) مکرم غلام محمد صاحب گھڑی ساز حافظ آباد دس دن سے سخت بیمار اور بے چین ہیں۔ رات دن نیند نہیں آتی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

محمد مراد سیکرٹری اصلاح و ارشاد حافظ آباد

فطرانہ وعید فنڈ

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

فطرانہ وہ صدقہ ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ ہر مسلمان مرد، عورت اور بچے کے لئے اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ خواہ نوزائیدہ بچہ ہی ہو۔ اس کی شرح ایک صاع یعنی پونے تین سیر گندم ہے۔ جس شخص میں اتنا غلہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ نصف شرح پر ادائیگی کر سکتا ہے۔ چونکہ اس وقت مختلف مقامات پر گندم کا نرخ بارہ روپیہ سے لے کر چودہ روپیہ فی من تک ہے اس لئے فطرانہ کی شرح چودہ آنہ فی کس مقرر کی جاتی ہے بچوں کے لئے بھی یہی شرح ہے سوائے اس کے کہ کسی بچہ کا وارث اتنی رقم ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس صورت میں تمام خاندان کے لئے سات آنہ فی کس کے حساب سے فطرانہ ادا کرنے کی اجازت ہے۔ اگر کسی جگہ پر گندم کا نرخ کم وبیش ہو یا آج کے بعد نرخ گر جائیں یا بڑھ جائیں تو مقامی جماعتیں اپنے اپنے ہاں کے نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

فطرانہ کی رقم مقامی غرباء میں حسب ضرورت تقسیم کرنی چاہئیے۔ جو رقم بچ رہے وہ مرکز میں بھیج دی جائے۔ اس رقم کو کسی دوسرے مصرف میں لانا جائز نہیں۔ اور سال کے دوران میں غرباء میں تقسیم کرنے کی خاطر اسے محفوظ رکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے فطرانہ جمع کر کے غرباء میں تقسیم کر دیا جائے تا وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ اگر روپیہ کی موجودہ طاقتِ خرید کا خیال کیا جاوے تو عید فنڈ کی شرح کم از کم پانچ روپیہ فی کس ہونی چاہیئے۔ لیکن اس طرز پر عید فنڈ کی شرح بڑھانا درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب بھی کئی کمانے والے پانچ روپے فی کس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس لئے عید فنڈ کی کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس ہی ہے۔ لیکن اس کے مقاصد کا خیال رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ ہر کمانے والا اپنی استطاعت کے مطابق ایک روپیہ فی کس سے زیادہ ادا کرے۔

چونکہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اور اس وقت دین کے قیام اور اس کی اشاعت کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے خاکسار کے نزدیک ضروری ہے کہ ہر شخص عید کی خوشی منانے کے لئے جتنا روپیہ خرچ کر سکتا ہے اس کا نصف وہ ضرور عید فنڈ میں ادا کرے۔ بے شک عید کی خوشی میں نئے کپڑے بنانا۔ عمدہ کھانے پکانا۔ دوست احباب کو تحفے دینا نہ صرف جائز بلکہ ثواب ہے۔ لیکن دین کو اپنی خوشی میں شامل کرنا اور اس کی کمزوری کی حالت میں ہر موقعہ پر اور ہر بہانہ سے اس کی خدمت کرنا بھی واجب ہے۔

علاوہ ازیں ایک ایسی جماعت کے لئے جس نے قرآن مجید کی باریک در باریک جزئیات پر عمل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہو اور جس نے دین اسلام کو دوبارہ دنیا میں سرفراز کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہو اس کے لئے لازمی اور لابدی ہے کہ ہر موقعہ پر کفایت شعاری سے کام لے اور جس قدر رقم بھی پس انداز ہو سکے اسے دینی ضروریات پر خرچ کرنے کی خاطر سلسلہ کو دیدے۔ ایسی جماعت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ عید کی خوشی میں کپڑوں اور کھانوں پر تو لاکھوں روپے خرچ کریں۔ لیکن اس مبارک تقریب پر دین کی خدمت کے لئے چند ہزار روپے جمع کر کے مطمئن ہو جائیں

قومی ترقی کا ایک عظیم الشان گر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیہ مبارک میں بیان فرمایا ہے وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ط كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ o فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط (سورہ بقرہ ع ۲۷)

اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دے تمام بچت۔ اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر سے کام لو۔ دنیا کے بارے میں بھی اور آخرت کے بارے میں بھی۔

عفو کے ایک معنے پاکیزہ مال کے بھی ہیں اور بچت کے بھی۔ اس طرح آیت کے معنے بن گئے پاکیزہ مال کی تمام بچت فرمایا۔ پاکیزہ مال کماؤ پھر اسے انتہائی کفایت شعاری سے خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ بچاؤ۔ ہر رنگ میں اور ہر موقعہ پر بچت کو محفوظ خاطر رکھو اور پھر وہ تمام بچت خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب غور کرو۔ کیا دین و دنیا میں کامیاب ہونے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور طریق کار ذہن میں آ سکتا ہے؟

پس اے دین کے محافظو! عید کے مبارک اور خوشی کے موقعہ پر بھی زیادہ سے زیادہ رقم بچاؤ اور اسے عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کے حوالے کر کے دین کو بھی اپنی خوشی میں شامل کر لو اور اس طرح اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے دائمی عید کے حصول کے وقت کو نزدیک سے نزدیک تر کرتے چلے جاؤ۔

پچھلے سالوں عید فنڈ کی وصولی بہت غفلت اور کوتاہی سے ہوتی رہی ہے۔ اس لئے میں تمام عہدہ داران سے درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ وہ عید فنڈ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے کیا کریں اور عید سے پہلے اس فنڈ کی ادائیگی کے لئے اپنی اپنی جماعتوں میں مناسب رنگ میں اور مناسب موقعوں پر تحریک کرتے رہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ناظر بیت المال - ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

"برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جب تاریخ میں حضرت خالدؓ اور سعدؓ اور عمروؓ بن معدی کرب اور ضرارؓ کے حالات پڑھتے ہوں گے تو آپ کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہوگی کہ کاش ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے اور خدمت کرتے۔ مگر اس وقت آپ کو بھول جاتا ہے کہ

ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد"

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ کیونکہ تبلیغ روپیہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

"پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں۔ تا کہ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں"

اے مجاہدین فی سبیل اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت جو تمام دنیا میں ہو رہی ہے وہ بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتی۔ اور روپیہ کے دینے کا عہد آپ لوگوں نے کیا ہوا ہے۔ اب سال رواں کے عہد کو پورا کرنے کا وقت ہے اس لئے آپ اپنا اس سال کا چندہ تحریک جدید اپنے سیکرٹری کے ذریعہ ادا فرمائیں۔ یا اگر آپ براہ راست ارسال فرماتے ہیں تو مرکز میں معہ تفصیل کے ارسال فرمائیں۔ مگر یہ وعدہ آپکا ۳۱ مئی سے پہلے پہلے مرکز میں داخل ہو جانا ہے۔ کیونکہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور مبلغین کو مئی وجون میں پیشگی اخراجات بھیجے جانا ضروری ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید

عازمین حج سے ضروری درخواست

امسال جس قدر احمدی دوستوں نے حج کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں وہ براہ کرم اپنے کوائف سے جلد از جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا کہ جملہ عازمین کو ایک دوسرے سے متعارف کرا دیا جائے۔

مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نمایاں کامیابی اور اعانت الفضل

مکرم فتح محمد صاحب شرما سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس کراچی کی چھوٹی لڑکی عزیزہ حمیدہ بیگم شرما نے بفضلہ تعالیٰ ماڈرن عربک کالج کراچی سے (جو عرب ممالک کے زیر اہتمام قائم کیا گیا ہے) الشہادۃ العالیہ کی ڈگری حاصل کی ہے اور اپنی کلاس میں اوّل آئی ہیں۔ الحمد للہ!

مکرم شرما صاحب نے اس خوشی میں چار اصحاب کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے۔ اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ان کی بچی کو صحت وکارآمد اور لمبی عمر دے۔ اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین

(مینجر الفضل - ربوہ)

درخواست دعا

میری چچا زاد ہمشیرہ نصرت بیگم (بنت چوہدری سلطان احمد صاحب گوکھووال - لائلپور) کا بازو ٹوٹ گیا ہے سخت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(نور شاہدہ ناز مری)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء

گناہ اور ظلم میں اعانت نہ کرو

چند روز ہوئے الفضل میں ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا جس کا منشاء یہ تھا کہ چونکہ احراریوں کا اخبار جماعت کے متعلق جھوٹی خبریں چھپتا ہے اور باوجودیکہ ایسی خبروں کی تردید کی جاتی ہے۔ پھر بھی وہ بدنیتی سے ان کی تردید بھی نہیں چھاپتا جس سے ظاہر ہے کہ وہ دیدہ دانستہ جماعت کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں منافرت پیدا کرنے کی مہم چلا رہا ہے۔ اس لئے ایسے شنیع کام میں جماعت احمدیہ کے افراد یہ اخبار خرید کر اس کی اعانت نہ کریں۔ تاکہ اسے اپنی اصلاح کا احساس پیدا ہو۔

اعلان مذکور میں تحقیقات کی غرض سے مخالف لٹریچر پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ یہ محض ایک انتظامی ہدایت ہے۔ اور وہ بھی احراریوں اور ان کے ساتھیوں کو سبق دینے کے لئے۔ مگر جن لوگوں نے اپنا مقصد ہی جھوٹ پر جھوٹ تصنیف کرتے چلے جانا بنا لیا ہوا ہے۔ انہوں نے اس ہدایت کو بھی جھوٹ کے پروپیگنڈا کا ذریعہ بنانے میں ذرا شرم تک محسوس نہیں کی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک حوالہ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مخالف لٹریچر تحقیقات کی غرض سے پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں پیش کر کے حضور کو سب و شتم کا نشانہ بنایا ہے۔

اس لئے ہم جماعت کی توجہ امور عامہ کے اس اعلان کی طرف پھر دلاتے ہیں کہ وہ نوائے پاکستان کو خرید کر ایسے مفتریوں کی مدد نہ کریں۔ اس لئے بھی کہ اس اخبار کا مقصد پاکستان میں محض فساد فی الارض کو ہوا دینا ہے۔ ایسے اخبار کو خرید کر اس کی اعانت کرنا ملک، قوم اور انسانیت کے ساتھ دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶½
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵½	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½							

امریکہ نے عارضی طور پر مصری منصوبے کو منظور کر لیا

حفاظتی کونسل میں امریکی نمائندے کی تقریر

نیویارک ۲۶ اپریل۔ امریکہ نے آج حفاظتی کونسل میں یہ تجویز پیش کی کہ نہر سویز استعمال کرنے والے ممالک نہر کے انتظام کے لئے مصر کو اپنی اعلان کردہ نئی تجاویز پر عملدرآمد کا موقعہ دیں۔ امریکی مندوب مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے نئی تجاویز کو آزمائشی طور پر قبول کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا "جہاں تک امریکی جہازوں کا تعلق ہے انہیں نہر استعمال کرنے کے محاصل احتجاج کے ساتھ مصر کو ادا کرنے چاہئیں۔

نہر سویز کے آئندہ نظم و نسق کے لئے مصر کے نئے منصوبہ پر غور و خوض کرنے کی غرض سے آج حفاظتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا مصر نے دو روز پہلے یہ منصوبہ شائع کیا تھا۔

حفاظتی کونسل کا اجلاس امریکہ کی درخواست پر طلب کیا گیا تھا تاکہ نہر سویز میں آمد و رفت سے متعلقہ صورت حال پر غور کیا جا سکے۔ برطانوی مندوب سر پیرسن ڈکسن نے اجلاس کی صدارت کی مصر حفاظتی کونسل کا رکن نہیں لیکن مصری مندوب مسٹر عمر لطفی خاص دعوت پر اجلاس میں موجود تھے۔

امریکی نمائندہ مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے اپنی تقریر میں جہاں یہ سفارش کی کہ مصر کی نئی تجاویز کو آزمایا جائے وہاں انہوں نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ مصر کی نئی تجاویز گزشتہ اکتوبر میں طے شدہ چھ اصولوں کے تقاضے پورے نہیں کرتیں۔

حفاظتی کونسل کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے مسٹر ہنری کیبٹ لاج ہی تھے آپ نے مصر کے نئے منصوبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "یہ منصوبہ طے شدہ چھ اصولوں کے تمام تقاضے پورے نہیں کرتا اس منصوبہ میں مصر اور نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں میں منظم تعاون کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ اور یہ یقین بھی نہیں دلایا گیا کہ حفاظتی کونسل نے گذشتہ اکتوبر میں جو چھ اصول طے کئے تھے انہیں ہر حالت میں عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

افغان وزیر خارجہ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ اپریل افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں کل ایک مختصر دورے پر کراچی پہنچے اور آپ نے صدر سکندر مرزا سے ملاقات کی۔ سردار محمد نعیم خاں ترکیہ کے دورے سے واپس آئے ہیں اور توقع ہے کہ آپ ۲۹ اپریل کو کابل روانہ ہو جائیں گے۔

کراچی کے ہوائی اڈہ پر وزیر خارجہ ملک نون خارجہ سیکرٹری مسٹر ایم ایس اے بیگ اور کراچی میں افغان ناظم الامور مسٹر یونس نے سردار نعیم کا استقبال کیا۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق کراچی میں قیام کے دوران آپ پاکستانی لیڈروں سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔

مسٹر رچرڈز کو واپس بلا لیا گیا

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ ایک اطلاع کے مطابق صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر جیمز پی رچرڈز کو جو آئزن ہاور منصوبہ کے سلسلہ میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ عارضی طور پر واپس بلا لیا گیا ہے۔ مسٹر رچرڈز اس وقت تک مشرق وسطیٰ کے نو ملکوں کا دورہ مکمل کر چکے ہیں اور آجکل حبشہ کے مقام اسمارہ میں آرام کر رہے ہیں

مسٹر جی احمد نے کاغذات پیش کر دیئے

نیویارک ۲۷ اپریل اقوام متحدہ میں پاکستان کے نئے مستقل مندوب مسٹر غلام احمد نے کل سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ سے ملاقات کی اور انہیں اپنے تقرر کی اسناد پیش کر دیں۔ پاکستان کے متبادل مندوب مسٹر آغا ہلالی بھی مسٹر غلام احمد کے ساتھ تھے۔ مسٹر غلام احمد سے قبل محمد امیر خاں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب تھے۔ انہیں اب فرانس میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کا اکاسیواں رکن

نیویارک ۲۷ اپریل۔ مغربی افریقہ کی نئی حکومت گھانا نے اقوام متحدہ میں اپنا مستقل دفتر قائم کر دیا ہے۔ گھانا کل ہی اقوام متحدہ کا اکاسی واں رکن بنا ہے۔